© rasailojaraid.com

جریر

عہد امیہ کی ہجویہ شاعری کا امام

توقیر عالم فلاحی، ریسرچ اسکالر شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

قرآن پاک کا نزول درحقیقت سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کی تبدیلی وانقلاب کا عظیم ترین پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اسی کتاب ہدایت کے ذریعہ سوچنے سمجھنے کے انداز بدل گئے۔ فکر و نظر کی کجی ختم ہوگئی۔ احسن و ارذل اور افضل و اسفل کا معیار بدل گیا اور حق و باطل، جائز و ناجائز، خیر و شر اور مستحسن و قبیح کے فرق و امتیازات ذہنوں پر نقش کر دیئے گئے۔ اس ہمہ گیر فکری انقلاب کے باعث مختلف شعبہائے زندگی میں عملی انقلاب بھی رونما ہوا۔ شعر و شاعری چونکہ ہر گوشۂ عالم اور ہر شعبۂ زندگی میں عربوں کی زبان تھی اس لئے بالخصوص دورِ جاہلیت کی شاعری اسلام کے فکری انقلاب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

خلافتِ راشدہ میں چونکہ جمع قرآن، تدوینِ احادیث، استیصال فتنہ و فساد اور تردید بدعات جیسے خاص مباحث ابھر کر سامنے آرہے تھے اس لئے لوگوں اصحاب نبی اور عامۃ المسلمین کی کاوشوں کا محور قرآن و حدیث سے متعلق علوم و فنون تھے۔ ہاں تردید بدعات اور لشکروں کو جنگ پر تحریض و ترغیب کے لئے فن خطابت کو بھی توجہات کا ہدف بنایا گیا، جس کی بناء پر شعر و شاعری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا دائرہ سکڑ کے رہ گیا ہاں فکر وفن کے اعتبار اس بلندی تک پہنچ گئی جس کے گرد پا کو بھی جاہلی شاعری پہنچنے سے عاجز رہی۔ ہاں عصبیت کی بنا پر جب قبائل کی تقسیم عمل میں آئی۔ مال و دولت کی فراوانی ہوئی، داد و دہش اور انعام واکرام کا سلسلہ چل پڑا، بنوامیہ شاعری سے ذاتی دلچسپی وانہماک کا مظاہرہ کرنے لگے، نیز بصرہ اور کوفہ کی ادبی سرگرمیاں شباب پر آگئیں تو شعروشاعری کا چمن بھی لالہ زار بن گیا۔ جمیل، کثیر، عمرو بن ربیعہ، فرزدق اخطل اور اتراعی وہ درخشندہ ستارے ہیں جو شعروادب کے آسمان پر ہمیشہ چمکتے رہیں گے۔ عہد امیہ کے شعرا میں اصلاحی مکتبۂ فکر کا نمائندہ شاعر جریر سرخیل نظر آتا ہے جس کے بغیر اس عہد کی ادبی سرگرمیوں کی تاریخ ناقص رہے گی۔

مختصر حالاتِ زندگی

جریر خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں ۳۰ ہجری میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق بنوتمیم کی ایک شاخ یربوعہ کے قبیلۂ کلیب سے تھا۔ اس کی کنیت ابوحزرہ اور ابن الطراغہ ہے۔ والد کا نام عطیہ اور دادا کا نام حذیفہ الخطفی تھا۔ قبیلہ بنوکلیب اثر ورسوخ اور دولت وثروت کا مالک نہیں تھا۔ باپ کی بھی قبیلے میں کوئی قابلِ ذکر حیثیت نہیں تھی۔ دادا اگرچہ قدرے خوشحال تھا تاہم جریر کو یہ شکوہ رہا کہ اس کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ روا نہیں رکھا گیا۔ چونکہ جریر کی طبیعت میں بچپن سے ہی خشونت تھی اس لئے گلہ بانی کرنے کو کبھی ذلت وعار سے تعبیر نہیں کیا بلکہ جوانی کے دن بھی اسی شغل میں گذر رہے۔

جریر شریعت کے احکام وفرامین پر عمل کرنے میں کوتاہی نہیں برتتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیتاً بناہ لنا الالٰہ وما بنیٰ　　حکم السماء فانہ لاینقل

بیتاً زرارۃ محتبٍ بفنائہٖ　　ومجاشع وابو الفوارس نہشل

ترجمہ :- یقیناً آسمانوں کو بلند کرنے والی ذات نے ہمارے لئے ایک ایسا گھر بنایا گیا ہے جس کے ستون بہت ہی باوقار اور طویل ہیں۔

وہ ایسا گھر ہے جسے معبودِ حقیقی نے ہمارے لئے بنایا ہے اور اس قادرِ مطلق نے جو کچھ بھی بنایا ہے وہ تغیر و تبدل کا شکار نہیں ہوتا۔

وہ ایسا گھر ہے جس کے صحن میں زرارہ بنو مجاشع اور ابو فوارس نہشل کپڑوں سے لپیٹے (شان و شوکت کے ساتھ) بیٹھے رہتے ہیں۔

فرزدق نے مذکورہ بالا اشعار میں اپنی قوت گویائی کے ذریعہ اپنی جاہ و حشمت اور فخر و شرف کو سامعین کے گوش گذار کرنے کی کوشش کی ہے۔

جریر نے فرزدق کے پیش کردہ اشعار پر التفات و توجہ کیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کو بے بنیاد اور باطل قرار دیتے ہوئے اسی بحر اور قافیہ میں اپنے اشعار کہتا ہے۔ جن سے ایک طرف تو فرزدق کا قصرِ عظمت زمیں بوس ہو جاتا ہے اور دوسری طرف سامعین کے ذہن و دماغ پر جریر کے شاعرانہ جوہر کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ آئیے اب جریر کے اشعار دیکھتے ہیں۔

اخزی الذی سمک السماء مجاشعاً　　وبنی بناءک فی الحضیض الاسفل

بیتاً یحمم قینکم بفنائہ　　ولسنا مقاعدہ خبیث المدخل

واھد منیت اخس بیت یبتنی　　منھدمت بیتکم بمثلی یذبل

ترجمہ :- (۱) اس ہستی برتر نے جس نے آسمان کو بلند کیا، بنو مجاشع کو رسوائی سے دوچار کیا اور تمہارے مکان کو پستی و انحطاط میں لا کھڑا کیا۔ وہ ایسا گھر ہے جس کے صحن میں تمہارا کاریگر لوہا گرم کرتا ہے اس گھر بیٹھنے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جگہیں گندی ہیں اور داخل ہونے کی جگہیں بڑی ہیں۔ یقیناً تعمیر شدہ مکانوں میں سب سے گرا ہوا مکان تمہارا ہے جس میں سے ہذیل پہاڑ جیسے مکانات سے تمہارا گھر منہدم کر دیا۔

اخطل، جریر کا دوسرا مدمقابل ہے جو تاحینِ حیات جریر کے مقابلے میں سرگرم عمل رہا۔ بنو کلیب کی تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ازعمت ان بنی کلیب سادۃ ۔ قبحاً لذالک معشراً مذکورا

ترجمہ:۔ تمہارا خیال ہے کہ بنو کلیب سردار ہیں۔ برا ہو ایسے لوگوں کے لئے (وہ تو بڑے گھٹیا قسم کے لوگ ہیں)

اخطل نے اپنے شعر میں بنو کلیب کو نشانہ بنا کر در اصل جریر کی شخصیت کو پامال کرنا چاہا ہے۔ لیکن جریر نے اس کا دندان شکن جواب دیا۔ جریر نے اخطل کے شعر کا جو جواب دیا ہے اس میں ایک پہلو تو یہ ہے کہ قبیلہ کلیب پر لگایا گیا الزام باطل ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا انتہائی قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ انفضل و عنایات کو قادرِ مطلق ہستی کی طرف منسوب کر کے اخطل کی رسائی کو عاجز و درماندہ قرار دے دیا۔ بایں طور مذہب و عقیدہ کی سطح سے اخطل نفسیاتی طور پر بھی مغلوب ہو جاتا ہے۔ جریر کا شعر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ فضلنا واخزی تغلباً ۔ لن تستطیع لما قضی تغییرا

ترجمہ:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا ہے اور بنو تغلب کو رسوائی سے دوچار کیا ہے۔ تم قضائے الٰہی میں تغیر و تبدل پر ہرگز قادر نہیں ہو۔

بہر حال ہجویہ اشعار کی مناظرانہ جنگ میں جریر، فرزدق و اخطل پر بازی لے کر اپنی فتح و غلبہ کی کمند یں ڈال دیتا ہے۔ بسا اوقات اپنے آپ کو بنو قیس میں شمار کرتے ہوتے خلیفہ اور سلطان کے مذہب سے بُعد اختیار کر۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جریر پینے اور شراب نوشی کو وطیرۂ زندگی بنانے پر اخطل کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا ہے اور فرزدق کی اخلاقی کمزوریوں کی گرفت کر کے معرکۂ ہجو میں اپنی بالادستی کی سند حاصل کرتا ہے۔ جریر صحیح کو غلط کرنے، باطل کو حق ثابت کرنے، اور سچائی کو جھوٹ سے تعبیر کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہجویانہ شاعری کی رزمگاہ میں اپنے حریفوں کو دانتوں چنے چبانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ہجویہ شاعری میں — شاعر کی شخصیت

جریر۔ اخطل و فرزدق کے مقابلے میں شاعری کی متعدد اصناف میں طبع آزمائی کرتا ہے اور کم و بیش ہر صنف شاعری میں قابل ذکر مقام رکھتا ہے۔ تمام اصناف شاعری سے قطع نظر ہم یہاں جریر کی ہجویہ شاعری پر چند باتیں سپرد قرطاس کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

جریر کی ہجویہ شاعری کے خم و پیچ اور نشیب و فراز سے واقف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی خشیت الٰہی، وفا شعاری اور دین دارانہ زندگی کی پوری تصویر ذہن و دماغ پر رقصاں ہو۔ اس لئے کہ فن ہجو گوئی میں جن اسباب سے مدد لے کر اپنے حریفوں پر وہ چھا جاتا ہے۔ بادی النظر میں ایک شخص جریر کی خدا پرستانہ زندگی اور اخلاق و کردار کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھے گا۔

وہ پاکیزگی طبع، ستھرے اخلاق، فکر مستقیم اور متانت و سنجیدگی کے زیور سے آراستہ تھا۔ چنانچہ جب وہ ہجو گوئی کے ساز گار اور موافق مضمار میں اپنے قدم رکھتا ہے تو یہاں بھی وہ عقیدہ و عمل کے حسین جامہ کو زیب تن کرتا ہے۔ احمد حسین زیارت کے بقول جریر کی شاعری میں نہ تو اخطل کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سی خباثت و ... سنی تھی، نہ فرزدق کی سی درشتی و بدکاری، وہ پاکیزگیٔ طبع، نزاکت احساس، عفت، صحیح دینداری اور خوش خلقی کی صفات سے مزین و آراستہ تھا جس کا اثر اس کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ (۱۹)

جریر کی شاعری میں جا بجا قرآن وحدیث، دینی عناصر اور مذہبی آراء و افکار کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ نبوت، صلوٰۃ، صوم، کفار، اسلام اور خلافت وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جو جریر کی ہجویہ شاعری میں بالخصوص چھائے رہتے ہیں۔ بنو تغلب کو خلافت و نبوت سے محرومی کا طعنہ دیتے ہوئے جریر کہتا ہے۔

انّ الذی حرم المکارم تغلباً حعل الخلافۃ والنبوۃ فینا (۲۰)

ترجمہ:- یقیناً جس ہستی برتر نے بنو تغلب کو سرفرازیوں اور بلندیوں سے محروم کر دیا۔ اسی نے خلافت و نبوت کو ہم لوگوں کے اندر محدود کر دیا۔

اس کا یہ شعر تو بعینہٖ قرآنی مفہوم کا جامہ پہنے ہوتے ہے۔

فلا ھو فی الدنیا مضیع نصیبہ ولا عرض الدنیا عن الدین شاغلہ

ترجمہ:- بس وہ اس فانی دنیا میں اپنا حصہ ضائع کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی سامان دنیا دین سے غافل کر کے اپنی طرف کھینچ لینے والا ہے۔

مذکورہ بالا شعر قرآن کریم کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو فانی و لافانی دنیا کی نوازشوں کی یافت سے متعلق ہے۔ اور وہ فرمان یہ ہے۔

وابتغ فیما آتاک اللہ الدار الآخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا

اس کی ہجویہ شاعری ایک انتہائی اہم پہلو یہ ہے کہ جریر نہ تو جاہ و حشمت والا تھا اور نہ ہی مال و زر والا کہ وہ اپنی خاندانی وجاہت کو شاعری کی جنگ میں وسیلۂ ظفر بناتا۔ بلکہ اس کا باپ تو بخالت میں ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس سے متعلق وہ واقعہ بیان کرنا مناسب حال ہوگا جسے صاحب الاغانی نے جریر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بے مثل ہجوگو شاعر ہونے کے بارے میں نقل کیا ہے۔

ایک شخص نے جریر سے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ جریر نے کہا تم میرے ساتھ چلو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے۔ جریر نے اپنے ساتھ لے کر اپنے گھر گیا۔ اس کا باپ ایک بکری کو باندھ کر اس کے تھن سے دودھ پی رہا تھا۔ دروازے پر پہنچ کر جب جریر نے آواز دی "ابا جان" باہر آئیے۔ فوراً ہی قبیح صورت اور دریدہ حال شخص باہر آ گیا اس کی داڑھی سے بکری کا دودھ ٹپک رہا تھا۔ جریر نے اپنے مصاحب سے کہا یہ ہمارے والد ہیں جو بکری کے تھن سے منہ لگا کر دودھ اس لئے پی رہے تھے کہ اگر دوہتے وقت اس کی آواز کوئی سن لے گا تو دودھ کا مطالبہ کر بیٹھے گا۔ پھر جریر نے کہا کہ سب سے بڑا شاعر وہ ہے جو ایسے باپ کے ہوتے ہوئے بھی اسّی شاعروں کو ہزیمت و پسپائی سے دوچار کر دے۔ (۲۲)

اور حقیقت یہ ہے کہ جریر نہ تو عالی نسب تھا کہ وہ فخر میں اپنے نسب سے مدد لیتا اور نہ ہی طاقت ور برادری والا کہ لوگ اس سے مرعوب ہوتے اور یہی اس کے تفوق کا راز اور اس کی برتری کا سبب ہے۔ (۲۳)

جریر کی ہجوگوئی کا امتیاز

جریر کی ہجویہ شاعری سے متعلق ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس کی شاعری میں گروہی منافرت، بے جا حمایت اور تعصب و ہٹ دھرمی کا خاصا دخل ہے۔ یہ کہہ کر دراصل ایک شخص جریر کو جاہلی شعراء کی صف میں لا کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ جو قوت فصاحت اور زور بیان میں تو بے مثل تھے لیکن چونکہ ان کے سامنے فلسفۂ زندگی واضح نہیں تھا اور وہ وسعت فکر و نظر کی دولت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محروم تھے۔ اس لئے ہر جگہ ان کی شاعری میں جاہلی اور صاف سرا ٹھاتے نظر آتے ہیں۔ جہاں تک گروہی منافرت اور تعصب پرستی کی بات ہے یہ اس وقت بے وزن ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ جریر کے خاندانی حالات کا نقشہ ذہنوں میں واضح ہو۔ جریر کی شاعری میں گروہی منافرت اور تعصب کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے اسے خاندانی وجاہت، نسلی اعزاز و تکریم ہی کہاں حاصل تھی جس کا تکیہ بھی سہارا لے کر وہ دوسرے قبائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے قبیلے کو عزت و توقیر کی ثریا تک پہنچا سکتا۔ اور پھر اس حقیقت کو کیونکر نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ جریر بنو کلیب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے فخریہ شاعری پر قادر نہیں تھا اس لئے کہ وہ بدحال، گمنام اور بے یار و مددگار تھا۔ (۲۴)

مزید برآں یہ کہ جریر بسا اوقات دوسرے قبائل کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر کے فریق مخالف کی ہجوگوئی کا جواب دیتا ہے۔ اور جریر کا یہ عمل اس اعتراض کو باطل کر دیتا ہے جو جریر کے تعصب سے متعلق ہے۔

جریر کے اشعار میں جگہ جگہ خلافت و نبوت کے اشارے، خدائی نصرت و تائید کے تذکرے اور خشیتِ الٰہی کے جلوے اس اعتراض کی بے بضاعتی کو بے نقاب کر دیتے ہیں کہ جریر کی شاعری زمانۂ جاہلیت کی شاعری سے متاثر نظر آتی ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اشعار سے اس اعتراض کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔

جریر ایک جگہ کہتا ہے۔

الله فضّلنا واُخزی تغلبًا لن تستطیع لما قضی تغییرًا

ایک موقعہ پر بنو تغلب کو خلافت و نبوت سے محرومی کا طعنہ اس شعر سے دیتا ہے۔

انّ الّذی حرم المکارم تغلبًا جعَل الخلافۃ والنبوۃ فینا

ایک جگہ قرآنی فرمان کی تعبیر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلا هو فی الدنیا مضیع نصیبہ　　ولا عرض الدنیا عن الدین شاغلہ

جریر تعصب، ہٹ دھرمی اور بے جا حمایت سے کوسوں دور نظر آتا ہے ہاں ہجو گوئی کے میدان میں سر بکفن ہو کر اترتا ہے کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتا اور فریقوں کے تراشیدہ الزامات کو خود انہیں کے سر تھوپ کر انتہائی تیکھے گھونٹ پلاتا ہے۔ اپنے اور اپنے قبیلے سے متعلق الزامات کو رفع کر کے فریق مخالف کی طرف منسوب کرنے میں جریر کو بلا شبہ تقدم کا شرف حاصل ہے۔ اس راہ پر خوار میں غلط کو صحیح بنا دیتا ہے اور صحیح کو غلط اور اس طرح اپنے فریق کو زیر کرنے کے محض زور بیان اور قوت استدلال کے ذریعہ ذلت و رسوائی کے قعر عمیق میں گرا دیتا ہے۔ ہاں اس مرحلے میں بھی وہ آپے سے باہر نہیں ہوتا ہے۔ جذبات کی طوفانی لہروں میں نہیں بہتا۔ اس کے قلب و ضمیر میں نفرت و تعصب کی چنگاریاں نہیں بھڑکتیں اور وہ طوفان بدتمیزی نہیں برپا کرتا اس وقت محض اس کا تعلق فریق مخالف شاعر اور اس کے قبیلے سے ہوتا ہے جسے ذلت و انحطاط کا مزہ چکھانے کے لئے سارا زور صرف کر دیتا ہے، لیکن دینداری کے حسین جامہ میں ملبوس ہو کر۔

جریر کی ہجو گوئی عام شعراء کی ہجو گوئی کی طرح نہیں ہے۔ یہاں ہجو گوئی دل کے بھڑاس مٹانے، عناد و چپقلش کا توڑ کرنے، اپنے اور اپنے قبیلے سے متعلق الزامات کو رفع کرنے ہی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ادبی محاربہ ہے یہاں زبان و بیان کی تربیت کا سامان ملتا ہے۔ اور فنی حذق و مہارت کے حصول کے نقوش راہ بھی۔ یہاں ماضی کے واقعات، آباء و اجداد کے احوال، اور قبائلی معلومات بھی فراہم ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ عہد امیہ میں جب نقائض کا فن (ہجو گوئی کی ایک معیاری شکل) مخصوص حالات کے پس منظر میں وجود میں آیا تو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں خاندانی سیادت، آباء واجداد کے کارناموں اور ان کی جاہ وحشمت کے تذکرے ناگزیر سمجھے گئے۔ اور یہ چیزیں دوسروں پر برتری قائم کرنے کے لئے اسباب وعوامل کی حیثیت سے اختیار کی گئیں ہیں۔ چونکہ اس میدان میں جریر ہی لوگوں کی توجہات کا مرکز بنا ہوا تھا اس کے سامنے فرزدق اور اخطل کے علاوہ بارہا دیگر شعراء نے تو عجز ودرماندگی کا عملی ثبوت بھی دے دیا تھا۔ اگرچہ اس خاص صنف ہجوگوئی میں فرزدق، اخطل اور دوسرے شعراء کی طرح جریر عوامل واسباب کے اعتبار سے تہی دست تھا تاہم کبھی اپنے آپ کو دوسرے قبیلے کی طرف منسوب کرکے اور کبھی عائد کردہ الزامات کو فریق مخالف پر مقلوب کر اور اس کے آباء واجداد کے کارناموں کو باعث شرم وعار بتا کر اس صنف میں جودت طبع کا عملی مظاہرہ کرتا رہا ہے۔ اس طرح اس کی ہجویہ شاعری تاریخی اور ادبی ذخیرہ سے مالا مال نظر آتی ہے۔

جریر — علماء اور اُدباء کی نظر میں

عہد امیہ کے شعراء میں جریر کے مخصوص حالات زندگی، شاعرانہ حذق و مہارت، ہجوگوئی کے میدان میں جو طرفہ کشمکش اور اس میں اوّلیت کا مقام اور ہجوگوئی کی ایک اعلیٰ اور معیاری شکل فن نقائض میں جو ہر کمال کو مستحضر رکھتے ہوئے جریر کی با اثر اور پروقار شخصیت تشنہ تعارف نہیں رہ جاتی تاہم علماء ادباء اور معاصرین کے وہ احساسات قلبی بھی پیش نظر رکھے جائیں جن کی روشنی میں جریر کے شاعرانہ حذق وکمال کے لازوال نقوش صفحۂ دل پر مترتب ہوجاتے ہیں۔

ابن خلکان کہتے ہیں کہ شعروشاعری کی گہرائی وگیرائی میں غوطہ زنی کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینداری کے معاملے میں جریر خوف الٰہی سے زیادہ متصف نظر آتا ہے۔(۱) مناسک حج میں جریر و فرزدق کے درمیان جو واقعہ پیش آیا اس پر تمام راویوں کا اتفاق ہے اور یہ واقعہ دراصل جریر کے دیندارانہ شخصیت کے منزہ اور پاک پہلو کی نشاندہی کرتا ہے۔ احرام کی حالت میں فرزدق یہ شعر پڑھا۔ سے

فانک لاق بالمنازل من منی　　فخاراً، فخبرنی بمن انت فاخرا

ترجمہ:- منیٰ کے مقامات پر تیرا سابقہ مفاخرت سے پیش آنے والا ہے ذرا بتاؤ تو کہ تم کس پر فخر کروگے۔

یہ شعر جریر کی حمیت کو بھڑکانے کے کافی تھا۔ لیکن جریر نے فرزدق کے اس اشتعال انگیز شعر پر محض یہ کہا۔ "لبیک اللھم لبیک۔ (۲)

جریر دوستوں کا دوستا شعار تھا۔ فرزدق جو شاعرانہ محاربے میں جریر کا فریق مخالف تھا بھی۔ اپنا دوست گرداننا تھا۔ معاصرانہ چپقلش ورقابت کا مذموم جذبہ جریر کے دل و دماغ پر مسلط نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے جب الفرزدق عراق کے والی خالد القسری کی قید میں ہوتا ہے تو جریر کی غیرت مہمیز کرتی ہے اور فرزدق کو قید سے رہائی دلانے کے لئے سرگرم عمل ہوجاتا ہے(۳)

فرزدق کی موت کی خبر جب جریر کو ملتی ہے تو وہ آہ و فغاں کئے بغیر نہیں رہتا۔ اور وہ کہتا ہے۔ اما واللہ اِنّی تمیل البکاء بعدہ ولقد کان نجمنا واحد۔ (۴)

ترجمہ:- بخدا! مجھے معلوم ہے کہ میں اب اس کے بعد تھوڑے دن اور رہوں گا۔ اور وہ ہم دونوں کا ایک ستارہ تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو اگرچہ شعراء کرام کی طرف نوازش و کرم کا ہاتھ نہیں بڑھایا تاہم جریر کی عفت و پاکیزگی کی بنا پر آپ نے فرزدق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر فضیلت و برتری دی ۔ اور یہی وہ پاکیزگیٔ قلب اور عفّت و عصمت ہے جو اُس کے خزینۂ شاعری میں ہر آن جھلکتی رہتی ہے ۔ (۵)

جریر نرم طبیعت کا مالک تھا ۔ اگرچہ وہ سخت ہجو گوئی میں شعرائے معاصرین سے سبقت لے جاتا ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دوسرے تمام شعرائے عرب میں اُسے صنفِ ہجو گوئی میں تقدم کا شرف حاصل ہے ۔ لیکن اس کے باوجود وہ رقتِ قلب کے انسانی جوہر سے محروم نہیں رہتا ۔ ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ جریر کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں ۔ (۶)

ان تمام تر اخلاقی خصوصیات کے باوجود جریر گھریلو زندگی میں دوسروں پر اچھے اثرات نہیں ڈال سکا ۔ رواۃ کے بقول تو یہ اپنے باپ کا بھی نافرمان تھا یہی وجہ ہے کہ اس کے بچے بھی اس کی نافرمانی کیا کرتے تھے ۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ بلال نے جو جریر کا لڑکا تھا اپنے باپ سے جھگڑا کر لیا پس بلال نے بڑی بُری گالی دی اس کی ماں چیخ پڑی اور کہا ! اے اللہ کے دشمن تم یہ بات اپنے باپ کو کہتے ہو ۔ تو پھر جریر نے کہا اپنی روش پر چھوڑ دو ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب میں اس طرح کی بات اپنے والد سے کر رہا تھا تو وہ اسے سُن رہا تھا ۔ (۷)

جریر ـــــ شاعری کی بزم میں

چونکہ جریر غریب گھرانے کا آدمی تھا ۔ موروثی جاہ و حشمت اور آبائی سلطنت و اقتدار سے محروم تھا ۔ عزبت و افلاس کے عالم میں فرزدق کے وطن بصرہ جا پہنچا جہاں اپنی شعر گوئی سے اہل جود و سخا کی عنایتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ۔ شعر و شاعری کی برکتوں سے فرزدق کو معاشرے میں جس قدر و منزلت کا مقام ملا اس کی بناء پر جریر کو بڑی حسرت ہوئی اور پھر وہ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حصول میں کوشاں نظر آنے لگا۔ بہر حال بال بچوں کی روزی روٹی کا مسئلہ احساس کمتری، شاعری کے طفیل میں فرزدق کا مقام و مرتبہ یہ تمام محرکات تھے جن کی مدد سے جریر نے شعر و شاعری کی وسیع ترین جولانگاہ میں قدم رکھا۔

زمانہ جاہلیت کے امرؤ القیس اور عہد جدید کے یار و دی کی طرح جریر بھی اپنے حذق و مہارت پر فاخر و نازاں نظر آتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ تمام شعراء میں برتر و اعلیٰ ہونے کا دعویدار بھی ہے۔ اس کا یہ شعر شاعرانہ انانیت اور خود ستائی پر شہادت فراہم کرتا ہے۔

ادرکت من کان قبلی ولم ادع　　لمن کان بعدی فی القصائد مصنعاً (۸)

ترجمہ:- میں نے اپنے پیش روؤں کی مہارت فن کو حاصل کرلیا۔ اور قصائد کے باب میں کوئی ہنر اپنے بعد والوں کے لئے نہیں چھوڑا۔

وہ ادبی کمال و مہارت اور فکری وسعت و گہرائی میں اپنی ہمہ دانی کا قائل ہے بلکہ یہ کہنے سے بھی گریزاں نہیں ہوتا۔

ع　انی لمدینۃ الشعر التی　منها یخرج والیها یعود (۹)

ترجمہ:- میں فن شاعری کا شہر ہوں جہاں سے وہ نکلتا ہے اور پھر وہیں جاتا ہے اور یہ صحیح ہے کہ جب آغاز میں معمولی درجے کے شعراء سے مباحثے کے بعد جریر کو اپنی شاعرانہ صلاحیت کا آغاز ہوگیا۔ تو ماضی کی تمام تلخیوں کا احساس لئے بغیر شاعری کے میدان میں آ کھڑا ہوا۔ جہاں تک اس کے ہمہ دانی کے دعوے کا تعلق ہے جریر کے حالات زندگی اور اس کی شاعری کے پس منظر کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ برتری و تفوق کا یہ دعویٰ محض اس کے قبیلے اور خاندان سے متعلق احساس کہتری و کمتری کا ایک ردِ عمل ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فنِ ہجو گوئی میں جریر کا کمال

جریر عہد اموی کا وہ شاعر ہے جس نے مروجہ اصناف شاعری میں طبع آزمائی کر کے شعراء بنو امیہ میں ایک نمایاں حیثیت حاصل کی ہے۔ فخریہ شاعری ہو یا مرثیہ نگاری اور مدح سرائی ہو یا ہجو گوئی ان تمام اصناف میں جریر شعراء معاصرین کے مدمقابل کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنی شاعرانہ صلاحیت کے وہ جوہر لٹاتا ہے جس سے عہد امیہ کی شاعری کی تاریخ تابناک ہو جاتی ہے اور بعد کی صدیوں میں بھی جریر کی شاعری کو نقوش راہ کی حیثیت مل جاتی ہے۔ ان تمام اصناف شاعری میں ہجو گوئی کا فن وہ صنف ہے جس میں بلا مبالغہ جریر کو تمام شعراء میں اولیت و تقدم کا شرف حاصل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جریر کے کلام کا مطالعہ اور اس کی شاعری کا دوسرے شعراء سے موازنہ اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ وہ اپنے عہد کا سب سے بڑا ہجو گو شاعر تھا۔ بلکہ اس حد تک کہا جا سکتا ہے کہ عربی شاعری میں بحیثیت مجموعی اس مقام کا کوئی دوسرا ہجو گو شاعر نظر نہیں آتا۔"(۱۰) اس صنفِ شاعری میں حذق و مہارت کی انتہا یہاں تک ہوئی کہ بیک وقت جریر ۴۳ شعراء سے نبرد آزما تھا۔ ایک ایک کر کے جریر نے تمام ہی شعراء کو شکست و ہزیمت سے دوچار کیا۔ ہاں فرزدق اور اخطل ہی وہ دو جیالے شعراء ہیں جو آخر وقت تک جریر کے ساتھ میدان مقابلہ میں ڈٹے رہے۔ (۱۱)

اخطل کو اپنی زہریلی ہجو گوئی کا نشانہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔

الیست قومک یالجزیرۃ اجرما	مما نلک عقوبتہ علیک نکالا
ھلّا سألتَ غثاء دجلۃ عنکم	والخامعات تجرّرُ الاوصالا
حملت علیک حماۃ قیس خیلہم	شعثا عوابس تحمل الابطالا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مازلتُ تحسب کلَّ شئی بعدھا خیلاً تشدّ علیکم و رجالا

ترجمہ:- کیا تمہاری قوم تجربے میں نہیں پڑی تھی بعد اس کے کہ اس کی سرزنش بارے لئے باعث عبرت تھی۔ تم اپنے بارے میں دجلہ کے خس و خاشاک سے کیا ہیں پوچھتے، دریں حال کہ بجو اعضاء کے جوڑوں کو بڑی سختی سے کھینچ رہے تھے۔ بنو قیس کا حملہ آور دستہ تم پر چڑھ دوڑا تھا دریں حال کہ ان کے گھوڑے تک آزمائشہ سواروں کو لادے ہوئے تھے۔ گھوڑوں کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ... غضب سے منہ بسورے ہوئے تھے۔ اس حملے کے بعد ہمیشہ تمہیں ہر چیز گھوڑے ور حملہ آور افراد ہی نظر آتے ہیں۔

معرکہ ہجو میں فرزدق پر زوردار حملہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

لقد ولدت ام الفرزدق فاجراً فجاءت بوزواز قصیر القوائم

وما کان جار للفرزدق مسلم لیأمن قرداً لیلہ غیر نائم

یوصّل حبلیہ اذا جن لیلہ لیرقیٰ الی جاراتہ بالسلالیم

ترجمہ:- بلاشبہ فرزدق کی ماں نے ایک فاجر کو جنا ہے وہ ایک ہلکے پھلکے اور چھوٹی ٹانگوں والے کو وجود میں لائی ہے۔ فرزدق کا کوئی مامون و محفوظ پڑوسی نہیں کہ وہ ایک ایسے بندر سے نجات پا جائے جس کی شب بیداری کی حالت میں ہی گذرتی ہے۔ رات کی تاریکی کے چھا جاتے ہی اپنی دونوں رسیوں کو ملاتا ہے تاکہ وہ سیڑھیوں کے ذریعہ اپنی پڑوسن تک جا پہنچے۔

دوسری جگہ فرزدق کی ہجو گوئی یں کہتا ہے۔

وان عُدّاتِ الایام اخزیت دارما

وتخزیك یا ابن القین أیام دارم

وما زاد فی بعد المدی نقض مرۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولا دق عظمی للفروس العواجم

ترجمہ:۔ جب کارناموں کو شمار کیا جائے گا تو تو دارم کو رسوا کرے گا اور اے لوہار کے بیٹے! (فرزدق) دارم کے کارنامے تمہیں ذلت و رسوائی سے دوچار کریں گے۔ درازیٔ عمر نے میری طاقت میں کوئی کمی نہیں کی، اور نہ ہی سخت دانتوں کے لئے میری ہڈیاں نرم پڑیں۔ یعنی مصائب و مشکلات سے میرے پایۂ استقلال میں لغزش نہیں آتی۔

ہجوگوئی کی ایک مخصوص جہت اور جریر

عہدِ امیہ کے علوم و فنون میں شعر و شاعری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور شاعری کے مختلف اصناف اور شعراء کی سعی و جہد کا جائزہ لیا جائے تو اصنافِ شاعری میں، ہجوگوئی اپنی تمامتر خصوصیات کے ساتھ شباب پر نظر آتی ہے۔ نقائض کا فن بھی اسی دور میں وجود میں آیا جو شعراء اور عوام تمام ہی کے لئے تفریحِ طبع کا سامان اور طمانیتِ قلب کا ذریعہ تھا۔ نقائض دراصل نقیضہ کی جمع بر وزن فعیلہ ہے۔ اس کا مصدر "نقیض" ہے جو ہدم کے معنیٰ میں ہے اگر فعیلہ ہے مفعول کے معنی میں ہے منہدم کے مفہوم میں ہوگا اور اگر فاعل کے طور پر استعمال ہوا ہو تو اس قصیدے یا اشعار کے لئے مستعمل ہوگا جو جواباً شاعر کہے جا رہے ہوں۔ (۱۲)

نقائض دراصل وہ قصیدے ہیں جو شعراء کی زبان سے ادبی محاربہ کی شکل میں سامنے آتے ہیں۔ یہاں ایک شاعر دوسرے شاعر کو اپنے اشعار کے ذریعہ تذلیل و تحقیر کا نشانہ بناتا ہے۔ دوسرا شاعر جو اس محاربہ میں فریقِ ثانی کی حیثیت رکھتا ہے بڑے انہماک کے ساتھ لگائے گئے الزامات کو سنتا ہے اور پھر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن کا جواب اپنے قصیدے میں اس طرح دیتا ہے کہ فریق مخالف کی زہر افشانی ہوا ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ اپنی عظمت و برتری کا سکہ سامعین کے دل پر بٹھا دیتا ہے اور شاعر کے ذہن پر بھی اس کے تفوق و برتری کے نقوش مرتب ہو جاتے ہیں۔ گولڈ زہیر کے الفاظ ہیں۔ (۱۳)

THE POEMS ISSUING FROM THIS TRIPLE COMETI-TION ARE CALLED AN-NAQAID AND CAN BE RE-GARDED AS THE MOST GENUINE EXPRESSION OF THE SPRIT OF THE UMAYYED PERIOD.

ترجمہ :- سہ گانہ مقابلے کی جہت سے آنے والی تمام نظموں کو النقائض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور انہیں عہد امیہ کی روح کی بہت ہی زیادہ حقیقت پسندانہ پیش کش کی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔

اس کی اہم خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ دونوں قصائد موضوع اور بحور وقوافی کے اعتبار سے یکساں ہوتے ہیں۔ اور اس گہری مشابہت میں شعراء نقائض کا یہ راز مضمر ہے کہ جوابا کہے گئے قصیدے کے ذریعہ پہلے قصیدے کے مترتب اثرات کا انعدام کر دیئے جائیں اور پھر سامعین کے ذہنوں پر نئے اثرات چھوڑ دیئے جائیں۔ (۱۴)

اس فن نقائض کے سلسلے میں یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ عام روایتی ہجو گوئیوں کے مقابلے میں یہ قیمتی تاریخی سرمایہ بھی بن جاتے ہیں کیونکہ اس فن میں آباؤ اجداد کے مجد و شرف اور ذلت و تحقر کے تذکرے کے بغیر بیش مدتی کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا۔ اس طرح یہ فن عصری تقاضوں کے ساتھ ہی ساتھ ایام عرب اور انساب عرب سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اسلئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ کہا جا سکتا ہے کہ عربی ہجو گوئی کی تاریخ میں نقائض ایک نئے فن کا اضافہ ہے۔ (۱۵)

اس فن میں بھی جریر بڑا ہی حاذق و کامل نظر آتا ہے۔ اگرچہ میدان ہجو گوئی کا شہسوار بننے کے لئے وہ عوامل و اسباب موجود نہیں تھے جن کے ذریعہ جریر کی ہجو گویانہ صلاحیت اپنے حریفوں میں برتری و تفوق کا مقام حاصل کرتی تاہم یہ حقیقت ہے کہ بیک وقت ۴۳ شعراء سے نبرد آزما رہا اور بالآخر فرزدق و اخطل ہی جریر کے بالمقابل میدانِ ہجو گوئی میں ٹک سکے۔ فرزدق اور اس کی قوم کے خلاف دروغ گوئی اور ممکنہ حد تک رسوائیوں کا انتساب کرنا، بدکاریوں کا ذمہ ٹھہرا کر ان کا شائق گردا ننا، کارناموں کو بگاڑ کر پیش کرنا۔ اور جدّ اعلیٰ یربوع کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا اور ان کے کارناموں پر فخر کرنا یہ تو وہ خود ساختہ عوامل تھے جنہیں جریر نے اپنی ذہانت و فطانت سے استعمال کر کے مخالف فریقوں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کیا۔ (۱۶)

اگر جریر کے شاعرانہ وصف و کمال اور میدان مقابلہ میں شعراء معاصرین کے ساتھ بے مثال ادبی محاربہ کو پیش نظر رکھا جائے تو بڑے وثوق و اعتماد کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جریر تمام معاصر شعراء کے علاوہ فرزدق اخطل کے مقابلے میں بھی مردِ میدان نظر آتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ فن نقائض کی امامت و پیشوائی کا علم بھی اسی کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ یہاں چند شعراء معاصرین سے شاعرانہ محاربہ کی کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو جریر کی ہجو گویانہ صلاحیت پر سند ہیں۔

فرزدق جو جریر کا ہم عصر شاعر ہے، اپنے گھر کی بڑائی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

إنَّ الَّذي سمكَ السماءَ بنى لنا　　بيتاً دعائمه أعزُّ وأطولُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والوں نے فرزدق و جریر کے مقام کے سلسلے میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن ان میں سے بیشتر علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جریر بڑا شاعر ہے (۲۵)

ابو عبیدہ کا کہنا ہے کہ لوگ تو فرزدق کو بڑا شاعر گردانتے ہیں لیکن شعراء کی نظر میں جریر ہی افضل ہے۔ اور آپ مزید کہتے ہیں کہ میرے نزدیک بھی جریر ہی کے سر اولیت کا سہرا بندھتا ہے۔ (۲۶)

صاحب "خزانۃ الادب" خطیب بغدادی کے بقول فرزدق فخریہ شاعری میں، اخطل مدح و ہجاء میں اور جریر تمام ہی اصناف شاعری میں ماہر و مشاق ہے۔ جب ایک مرتبہ اخطل سے دریافت کیا گیا کہ تم میں بڑا شاعر کون ہے، تو اس نے کہا کہ میں تو ملوک کی مدح و ستائش اور وصف شراب میں فرزدق فخریہ شاعری میں اور جریر تو دیگر تمام صنفوں میں بھی ماہر اور لائق ہے۔ (۲۷)

ابن داب اور ابن سلام کہتے ہیں کہ فرزدق عام لوگوں کا شاعر ہے اور جریر خاص لوگوں کا۔ خالد بن کلثوم کہتے ہیں کہ ہم نے جریر و فرزدق سے بڑا شاعر کسی کو نہیں پایا۔ فرزدق ایک شعر کہتا ہے جس میں دو قبیلے کی ہجو کرتا ہے اور دو قبیلے کی مدح۔ اس کے بالمقابل جریر ایک شعر کہتا ہے جس میں چار کی ہجو کرتا ہے (۲۸)

ابو زید القرشی کہتے ہیں کہ جریر اسلامی شاعر ہے اور اسلامی شاعر ہونے کی حیثیت سے اس کی شہرت چہار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ (۲۹)

صاحب "الاغانی" کہتے ہیں ان بیوت الشعراء اربعۃ: فخر و مدیح و ھجاء و نسیب وفی کلھا غلب جریر۔ (۳۰)

شعر کے چار بیوت ہیں فخر، مدح، ہجو اور نسیب ان تمام میں جریر اپنے حریفوں پر غالب آ گیا۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ جریر پاکدامن اور عورتوں کی رفاقت سے اجتناب کرنے والا شخص تھا۔ تاہم تشبیہ میں اعلی اور افضل مقام رکھتا تھا۔ (۳۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر جرجی زیدان کہتے ہیں کہ جریر کی شاعری میں فکر و خیال کا قیمتی سرمایہ پایا جاتا ہے اسے شعر و شاعری کا ملکہ حاصل ہے ہاں اس کی شاعرانہ صلاحیت ہجو گوئی کی طرف زیادہ مائل ہے (۳۲)

جناب پی کے ہٹی اپنی کتاب ہسٹری آف عربس میں لکھتے ہیں۔ جریر وقت کا عظیم ترین ہجو گو شاعر تھا۔ (۳۳)

علماء وادباء کے تاثرات محض جریر کی شاعرانہ عظمت کی مزید تصدیق و توثیق کے لئے پیش کئے گئے ہیں ورنہ یہ حقیقت ہے کہ بالخصوص ہجو گوئی کی صنف میں عروج و اقبال کی شاہراہ عام پر کھڑا ہو کر عہد امیہ اور اس کے بعد کے دیگر شعراء ہجو کو دعوتِ مبارزت دے رہا ہوتا ہے۔

بلاشبہ معاشی بدحالی و پریشانی، خاندانی پستی و انحطاط اور اپنے خمول و گمنامی کے باوجود جریر کا معرکۂ ہجو میں صف آرا ہو کر سعی و استقلال کا ثبوت دینا، اور ہر ہر فریق کو اپنی نئی مہارت کا تختۂ مشق بنا کر گمنامی اور فقر مذلت میں لاکھڑا کرنا جریر کے علاوہ کسی اور کے بس کا روگ نہ تھا۔ بلاشبہ وہ مدح گو شاعر کی حیثیت سے بھی عالم عرب میں متعارف ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نے شاعری کو تکسب کا ذریعہ بنایا۔ اور اسی کی خاطر حجاج بن یوسف، عبد الملک بن مروان اور ہشام بن عبد الملک جیسی با اقتدار شخصیتوں کی حاشیہ نشینی کبھی گوارہ نہ کی۔ لیکن یہ بڑی قابل ذکر بات ہے کہ اس کی ہجویہ شاعری پر مال و زر کے تکسب کی چھاپ نظر نہیں آتی اور اس طرح جریر ہجو گوئی میں ان فنی خامیوں سے مبرا ہو جاتا ہے جن سے عام شعرائے مداحین کی شخصیت داغدار ہو جاتی ہے۔ ہاں فریق مخالف کی تدابیر پر بغور نوٹس لینے اسی کے ہتھیار سے اسے کاری ضرب لگاتے اور خاندانی جاہ و حشمت کے قلعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو زمین بوس کر دینے میں شاعر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ اس طرح وہ ہجوگوئی کی آڑ بنا کر، میں جو لڑائی لڑتے ہوئے اپنے مخالفین کو شکستِ فاش دیتا ہے، اور ہجوگوئی کے فن کو نئی جہتوں سے روشناس کرا کے عربی زبان وادب پر عظیم احسان کرتا ہے جس کے بارے عالم عرب کبھی سبکدوش نہ ہوسکے گا۔

مراجع ومصادر

۱۔ التروکیع۔ جریر اہاجی ومفاخر ص ۵۷۹ الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۵۵ء

۲۔ " " " " "

۳۔ المجمع العلمی العربی۔ خلیل مردم بک ص ۱۹۰ الجزء الاول۔ دمشق ۱۹۵۵ء

۴۔ وفیات الاعیان وانباء وابناء الزمان، ابو بکر بن خلکان ج۱ ص ۲۹۰ ۔ قاہرہ

۵۔

۶۔ کتاب الاغانی۔ ابو الفرج علی اصبہانی ج ۷ ص ۸۰ المجلد السابع القسم الاول بیروت ۱۹۵۵ء

۷۔ جریر، الروائع اہاجی ومفاخر ص ۵۷۹ الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۵۵ء

۸۔ جریر۔ ابراہیم جمعہ ص ۳۶ دار المعارف بیروت ۱۹۸۲ء

۹۔ کتاب الاغانی، ابو الفرج علی الاصفہانی ص ۱۱۰ ج ۷ بیروت ۱۹۵۵ء

۱۰۔ جریر۔ شخصیت اور شاعری۔ ڈاکٹر عبد الباری ص ۶۰-۶۹ طبع اول علی گڑھ ۱۹۸۰ء

۱۱۔ جریر۔ محمد ابراہیم جمعہ ص ۴۷ دار المعارف بیروت ۱۹۸۲ء

۱۲۔ جریر ونقائضہ مع شعراء عصرہ، محمد عبد العزیز الکفراوی ص ۲۱ مصر ۱۹۵۰ء

۱۳ A SHORT HISTORY ARABIC LITERATURE P. 22
BY GOLDZIHER.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴- الشعر والشعراء - ابن قتیبہ ص ۵۳۵ الجزء الاول دار الثقافة بیروت ۱۹۶۴ء

۱۵- التطور والتجدید، ڈاکٹر شوقی ضیف ص ۱۳۳ قاہرہ ۱۹۵۲ء

۱۶- جریر ونقائضہ مع شعراء عصرہ عبدالعزیز الکفراوی ص ۳۸ مصر ۱۹۵۰ء

۱۷- دیوان فرزدق ۔ الجزء الاول ص ۱۵۵ - بیروت

۱۸- دیوان جریر، محمد اسمٰعیل عبداللہ الصاوی ص ۴۴۳ ج ۱ دار الاندلس بیروت

۱۹- تاریخ الادب العربی۔ احمد حسن الزیات، ص ۱۴۵ الطبعة الخامسة مصر ۱۹۳۰ء

۲۰- دیوان جریر محمد اسمٰعیل عبداللہ الصاوی الجزء الاول ص ۵۷۸ بیروت

۲۱- جریر - محمد ابراہیم جمعہ ص ۹۰ دار المعارف بیروت ۱۹۸۳ء

۲۲- کتاب الاغانی۔ ابو الفرج علی الاصفہانی ص ۱۰۷، ۱۰۶ المجلد السابع القسم الاول بیروت [illegible]

۲۳- تاریخ الادب العربی، احمد حسن الزیات ص ۔ الطبعة الخامسة مصر [illegible]

۲۴- جریر۔ محمد ابراہیم جمعہ ص ۴۶ دار المعارف بیروت

۲۵- وفیات الاعیان ابن خلکان ص ۲۸۶ الجزء الاول ۔ قاہرہ

۲۶- دیوان جریر۔ محمد اسماعیل عبداللہ الصاوی ج ۱ [illegible] دار الاندلس

۲۷- خزانة الادب للبغدادی، بحوالہ شرح دیوان جریر محمد اسمٰعیل عبداللہ الصاوی

۲۸- کتاب الاغانی ابو الفرج علی الاصفہانی ج ۷ ص ۶۹ القسم الاول دار الفکر [illegible]

۲۹- جمہرة اشعار العرب - ابو زید القرشی - ص ۳۲۳ - دار صادر بیروت [illegible]

۳۰- کتاب الاغانی ابو الفرج علی الاصفہانی ج ۷ ص ۷ القسم الاول بیروت

۳۱- الشعر والشعراء ابن قتیبہ ص ۳۸۰ الجزء الاول، دار الثقافة بیروت

۳۲- تاریخ آداب اللغة العربیہ۔ جرجی زیدان ص ۲۵۱، الجزء الاول دار الہلال قاہرہ

۳۳- HISTORY OF THE ARABS - P.K. HITTI. P. 252

FIFTH EDITION. LONDON. 1951

© rasailojaraid.com